عید میلاد النبی ﷺ کیا ہے؟
فطری مسرّت پر اظہارِ تشکر
علامہ مفتی محمد ارشد القادری
مکتبہ تعلیم و تربیت

آئیں جشنِ عید میلاد منائیں

جشنِ بہاراں زندہ باد

شافعِ امم کی آمد زندہ باد

سامانِ بخشش ہو گیا

آئیں

جشن میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم منائیں

اصحابِ رسول ﷺ تو تھے 12 ربیع الاوّل کو غم سے نڈھال
اور یہ نئے عاشق جشنِ میلاد منا رہے ہیں
دعویٰ تو ہے کہ آپ ﷺ ہر جگہ زندہ و موجود ہیں
پھر یہ کس کی آمد آمد کے نعرے لگا رہے ہیں
وفات النبی ﷺ کا مذاق اُڑایا ہے خوب دیکھو
جشنِ عید میلاد النبی ﷺ منا کر 12 وفات کو
طبلے سرنگیوں پہ نام لیتے ہو محمد رسول ﷺ کا
توہینِ رسالت کے مرتکب ہو تم پکے فسادیو
اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ کہا ہے ابوبکر صدیق ؓ نے
(بیشک محمد ﷺ مر چکے ہیں)
اور حیات النبی ﷺ کے نام پہ دکانیں چلا رہے ہو
شرم ہے تو ڈوب کے مر جاؤ میلادیو
سوائے ابلیس کے آج سبھی آنسو بہا رہے ہیں

تحریک تحفظ ناموسِ رسالت

نحمده و نصلي على رسوله الكريم

اما بعد فاعوذ باالله من الشيطن الرجيم ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

پورے دس سال گذر گئے کچھ لوگوں نے عید میلاد النبی ﷺ پر اعتراضات کیے تھے۔ الحمدللہ میں نے ۲۰۰۲ء میں ان تمام اعتراضات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب تحریر کردیا تھا۔ دس برس میں کسی منکرِ میلاد کی طرف سے ان دلائل کا کوئی جواب نہیں آیا اور ان شاءاللہ آئے گا بھی نہیں۔ میرے اس رسالے کا نام ہے

''عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت''

آپ یہ پمفلٹ مکتبۂ تعلیم وتربیت اسلامی، جامعہ اسلامیہ رضویہ غربی لاہور سے حاصل کرسکتے ہیں۔ نیز حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف کے قرب وجوار کے تمام مکتبوں پر بھی موجود ہے۔

آج ایک صفحہ میرے پاس آیا ہے اس پر میلاد شریف کے خلاف کچھ تحریر ہے اس کو شائع کرنے والی تنظیم کا نام اس پر ''تحریکِ تحفظ ناموسِ رسالت'' درج ہے۔ میں اس کا جائزہ لیتا ہوں۔

خُبثِ باطنی کا اظہار:

اس میں کوئی شک نہیں پوری قومِ مسلم نے بالعموم اور پاکستان کے مسلمانوں نے بالخصوص اس بات کا اعلان واظہار کردیا ہے کہ ہم اپنے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ السلام کا یومِ ولادت پورے جوش وخروش سے مناتے رہیں گے چونکہ ساری امّت نے اپنے آقا علیہ السلام سے اظہارِ عقیدت کرتے ہوئے گھر گھر محافلِ میلاد کا انعقاد شروع کردیا ہے۔ اس لیے چند لوگوں کو یہ اتحاد کی فضا راس نہیں آئی اور اپنے خبثِ باطنی کا اظہار کردیا ہے۔ میں چونکہ وحدتِ امّت کا علمبردار ہوں اس لیے اپنی زبان اور قلم کو ہرگز بے لگام نہیں ہونے دیتا۔ میں اس مذکورہ پرچے کا جواب آں غزل بھی شستہ زبان میں دوں گا۔ آپ سے صرف اتنی گذارش ہے کہ آپ میری اس تحریر کو بغور پڑھ لیجئے گا۔

مُردوں کا کام یہ نہیں:

ہم نہایت ادب سے کہیں گے۔ مُردوں کا کام یہ نہیں ہوتا کہ وہ کچھ تحریر کرکے اپنا نام تک

اس کے نیچے درج نہ کریں۔ مزہ تو جب تھا کہ مذکورہ پرچہ لکھنے کے بعد اپنا نام اور پتہ درست درج کیا جاتا مگر ایسا نہیں ہے چونکہ عام مسلمانوں میں اس نے اضطراب پیدا ہونے کا قوی امکان ہے لہٰذا ہم اسکا جواب لکھ دیتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں تخاطب کس کو کروں۔ میں نے بھی فیصلہ کرلیا ہے کہ میں تخاطب ابنِ خبلیث ابن نبلیت کر کے کروں گا اور یہ خطاب منکرینِ محفلِ میلاد کو بہت فٹ (Fit) آئے گا میں نے مجبوراً ہی ایسا کیا ہے ہاں اگر لکھنے والا اپنا نام خود لکھ دیتا تو میں ہرگز اس کو ابنِ خبلیث سے موسوم نہ کرتا۔ ویسے اب رہے گی خوب جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے والوں پر زبان طعن کھولنا تو اپنے تئیں آسان سمجھا مگر پڑے کا بہت مہنگا۔

علمِ عروض ہی پڑھ لیا ہوتا:

ابنِ خبلیث نے اپنی طرف سے تو اشعار لکھے ہیں مگر ان کی فنی حیثیت کیا ہے یہ تو علم عروض کے ماہرین ہی بیّن کریں گے میں تو اتنا ہی عرض کروں گا اگر اشعار ہی لکھنے کا شوق تھا تو فنِ عروض پڑھ لیا جاتا۔ کافیہ وردیف کی پابندی کرنا ہی آجاتی۔

قیامت خیز ہے افسانۂ پُر درد و غم میرا
نہ کھلواؤ زبان میری نہ اٹھواؤ قلم میرا

ساری قوم اپنے پیارے نبی علیہ السلام کی ولادت باسعادت پر اظہار تشکر کر رہی ہے۔ اور چند فتنہ پرور لوگ اس پر زبانِ طعن دراز کر رہے ہیں میں صداقت کے نام پر استدعا کرتا ہوں اگر حق وصداقت دنیا سے ابھی رخصت نہیں ہو گئے تو بتایئے اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کوئی نعمت عطا کرے تو اس نعمت کے ملنے پر اظہارِ تشکر کرنے کے لئے کسی مفتی صاحب سے فتویٰ لینے کی ضرورت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمہ مانتے ہیں لہٰذا اس نعمت کے ملنے پر اظہار تشکر کرنے کے لئے جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے ہیں اور مناتے رہیں گے اگر کسی کو کوئی تکلیف ہے تو اس کے ہم ذمہ دار ہرگز نہیں ہیں۔ تکلیف کی صورت میں دوا لینی چاہئے۔ اگر کسی صاحبِ نظر کی مجلس میسر آجائے تو یہ دوا سے بھی کہیں آگے ہے۔ کاش یہ نعمت مل جائے اللہ کرے ایسا ہو جائے۔ ابن خبلیث لکھتا ہے۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تھے ۱۲ ربیع الاوّل کو غم سے نڈھال
اور یہ نئے عاشق جشنِ میلاد منا رہے ہیں

ہم تاریخی حساب بھی درست کروا دیتے ہیں:

بہت خوب اچھا ہوا ابنِ خبلیث ہمارے دام مین خود آ پھنسا، ورنہ یہ تو بڑا مکار ہے چکمے دے دے کے نکل جاتا ہے۔ ظالم تجھے اتنا بھی یاد نہیں رہا ہم جس ۱۲ ربیع الاوّل کا جشن مناتے ہیں وہ ۱۲ ربیع الاوّل یکم عام الفیل تھا اور جس ۱۲ ربیع الاوّل کی تم بات کر رہے ہو وہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ ہے۔ کون عقل مند ۱۲ ربیع الاوّل یکم عام الفیل اور ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو ایک قرار دے گا۔ ۱۲ ربیع الاوّل یکم عام الفیل کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ۴۰ سال عام الفیل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تیرہ سال بعد از اعلانِ نبوت مکہ مشرفہ میں تبلیغ فرمائی اس کے بعد ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ آکر دس سال تبلیغ فرمائی۔ حقِ رسالت ادا فرمایا اور ۱۱ھ ۱۲ ربیع الاوّل کو دنیاء فانی سے رخصت ہوئے اس طرح ۱۲ ربیع الاوّل یکم عام الفیل سے اعلان نبوت تک ہوئے چالیس سال پھر مکی زندگی تیرہ سال اس کے بعد مدنی زندگی دس سال مجموعہ یوں آئے گا۔

۴۰ سال + ۱۳ سال + ۱۰ سال = ۶۳ سال

۱۲ ربیع الاوّل یکم عام الفیل سے لے کر ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ تک درمیان میں ۶۳ سال ہیں۔ ان کا تذکرہ ابنِ خبلیث کو یاد نہیں رہا نہیں نہیں سب یاد ہے جان بوجھ کر چخ ماری ہے ورنہ ابن خبلیث اور حساب یاد نہ ہو۔

جس سال ہاتھیوں والا واقعہ پیش آیا اس کو عام الفیل کہتے ہیں۔

ہم ۱۲ ربیع الاوّل یکم عام الفیل کو یاد کرتے ہیں اور ابن خبلیث دھوکہ دیتا ہے۔ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ کی بات سناتا ہے۔ خدارا ۱۲ ربیع الاوّل یکم عام الفیل کو کیا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے پوتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے میلاد کے دن آنسو بہا رہے تھے۔ سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا معاذ اللہ رو رہی تھیں، حضرت صفیہ بنتِ عبدالمطلب غم سے نڈھال تھیں۔

ابن نبلیت بتاؤ۔

۱۲ ربیع الاوّل کو حضرت عبدالمطلب آنسو بہا رہے تھے یا خوشیاں منا رہے تھے؟

یقیناً خوشیاں منا رہے تھے۔

۱۲ ربیع الاوّل کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں یا خوشیاں منا رہی تھیں۔۔ یقیناً

خوشیاں منارہی تھیں۔

۱۲ ربیع الاوّل کو حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی جان غم سے نڈھال تھیں یا خوشیاں منارہی تھیں؟

یقیناً خوشیاں منارہی تھیں۔

ابنِ خلیث لکھتا ہے۔

دعویٰ تو ہے کہ آپ ﷺ ہر جگہ زندہ و موجود ہیں
پھر یہ کس کی آمد آمد کے نعرے لگا رہے ہیں

میں بھی اب خبر لئے بغیر نہیں چھوڑوں گا تعاقب کرتے ہوئے ان کو سبق یاد کراؤں گا۔ غور فرمایا آپ نے مصرعہ اولیٰ کے خط کشیدہ الفاظ پر ذرا غور فرمائیں کیا وزنِ بحر میں زندہ موجود ہوگا یا زندہ و موجود جن کی علمی حیثیت یہ ہو وہ بھی دین کا ٹھیکدار بنے تو اللہ ہی حافظ ہے۔

کہنا یہ چاہتا ہے ابنِ خلیث کہ جو زندہ ہو موجود ہو اس کی آمد آمد کے نعرے نہیں لگائے جاتے کس قدر عقل وفکر سے دور کی بات ہے قاعدہ تو یہ ہے کہ نعرے لگائے ہی اس کے جاتے ہیں جو زندہ موجود ہو۔

ابنِ خلیث لکھتا ہے:

وفات النبی ﷺ کا مذاق اڑایا ہے خوب دیکھو
جشن عید میلاد النبی مُناکر ۱۲ وفات کو

اس کا جواب پہلے لکھ چکا تم جس ۱۲ ربیع الاوّل کا ذکر کررہے ہو وہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ ہے اور ہم جس ۱۲ ربیع الاوّل کا ذکر کرتے ہیں وہ ۱۲ ربیع الاوّل یکم عام الفیل ہے میں نے ابھی سارا حساب لکھوایا ہے اگر یاد نہیں رہا تو دوبارہ پڑھ لیں ان شاءاللہ تسلی ہوجائے گی۔

ابن نبلیث لکھتا ہے:

طبلے سرنگیوں پہ نام لیتے ہو تم محمد رسول ﷺ کا
توہین رسالت کے مرتکب ہو تم پکے فسادیو

میرا سوال تو صرف اتنا ہے ابنِ خلیث سے کوئی اتنا تو پوچھے "طبلے سرنگیوں" کا انتساب کس طرف ہے۔ بس انتساب بتاؤ؟ اگر اتنی جرأت ہے ورنہ توبہ کرو توبہ کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے۔

جرم، ہم طبلوں اور سرنگیوں کی دن رات تردید کرتے ہیں اور تم......؟ غیرت بھی کسی چیز کا نام ہے۔ صداقت بھی آخر کوئی مقام رکھتی ہے۔ دیانت بھی کسی نعمت کا نام ہے مگر تم تو ان سب کے مجموعے سے عاری ہو عاری۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

ویسے یہ نیا طرز اچھا ہے مگر پڑے کا یہ بھی مہنگا۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے تم پر یہ محاورہ بڑا فٹ آتا ہے۔ میرا جی تو چاہتا ہے جس طرح مخالفت ذکرِ میلادِ رسول ﷺ کرتے ہوئے تم نے گھٹیا زبان استعمال کی ہے اسی طرح کا جواب تمھیں بھی دے ہی دیا جائے مگر میرا ضمیر مجھے اجازت نہیں دیتا اور اس کا فیصلہ بہتر طریقے پر تو قارئین ہی کریں گے کہ ہمارا طرزِ عمل اچھا ہے یا ابن خلیث کا۔ ان شاءاللہ پوری امت مسلمہ پکار اٹھے گی۔ ابن خلیث نے خباثت دکھائی اور ارشد القادری نے شستہ تحریر جواب آں میں لکھ دکھائی۔

دف کو طبلے سے تشبیہ یہ کہاں کی دیانت ہے۔ یہ معلوم تھا ابن خلیث کو اگر میں نے دف کہہ کر رد کیا تو لوگ میری تحریر میرے منہ پہ دے ماریں گے بس اپنی تحریر میں زور پیدا کرنے کے لئے دف کو طبلے سے بدل دیا اور ترنم کا نام سرنگیوں رکھ دیا واہ بھئی واہ کیا اندازِ تحریر ہے کیا اندازِ خیانت ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں حدیث لائے ہیں۔ جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ مدینہ شریف میں تشریف لائے تو اہل مدینہ نے آپ کے استقبال کے لئے جلوس نکالا مقام ثنیات تک تشریف لے گئے۔ مدینہ طیبہ کے بڑی عمر کے لوگ چھتوں پر چڑھ گئے اور نوجوان گلی کوچوں اور بازاروں میں پھیل گئے اور وہ یہ نعرہ لگاتے تھے:

يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

الجامع الصحیح للمسلم، کتاب الزُهد باب فی حدیث الهجوة (آخری حدیث)

(مسلم جلد ۲ ص ۴۱۹)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں جس دن نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اس دن ۱۲ ربیع الاوّل ہی کی تاریخ تھی اس سے یہ ثابت ہوا۔ بارہ ربیع الاوّل کو جلوس نکالنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میری عمر اس وقت ۸ یا ۹ سال تھی جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں اس دن جلوس میں مَیں آگے آگے تھا اور جھوم جھوم کر نعرے لگا رہا تھا۔

اسی روز بنونجار کے گھرانے کی بچیاں دف بجا بجا کر رسول اللہ ﷺ کی مدحت کا نغمہ گا رہی تھیں اور وہ کہتی تھیں۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

و جبت شکر علینا مادعیٰ للہ داع

رسول اللہ ﷺ کی آمد کے موقع پر صحابہ کرام نے تو جلوس بھی نکالا، نعرے بھی لگائے۔ اور مدینہ شریف کی لڑکیوں نے جن کا تعلق قبیلۂ بنونجار سے تھا دف بجا بجا کر نغمہ بھی گایا اب ابن خبلیث کا عید میلاد منانے والوں پر برسنا ان پر طعن کرنا اور ان کو فسادی قرار دینا یہ نظر تحقیق میں کیا ٹھہرا جھوٹ فراڈ، غلط بیانی، منافقت کی معجون مرکب ایسی معجون تمہیں ہی مبارک ہو۔ اے ابنائِ خبلیث۔ جشن میلاد منانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ ان پر ربّ کریم کا فضل ہو اور آخرت میں ان شاء اللہ جنّت بھی انعام ہوگی۔

ان دلائل کی روشنی میں، گستاخ کون ٹھہرا، تم یا عید میلاد منانے والے یقیناً تم یعنی عید میلاد کی مخالفت کرنے والے ابن خبلیث!

فسادی کون ہوئے جشن میلاد منانے والے یا مخالفت کرنے والے یقیناً تم مخالفت کرنے والے ہی فسادی ہو۔ پکّے ٹھکے فسادی ہو بلکہ سر بمہری فسادی ہو۔

بے وزن گردان:

سنایئے کیسی رہی، میلاد شریف کی مخالفت، اے ابن خبلیث۔ اب تو تو بھی پچھتاتا ہوگا کیوں کی میں نے مخالفت جشنِ میلاد کی کاش وہ بے وزن گردان میں نہ ہی کرتا۔ نہیں ہماری طرف سے کھلی اجازت ہے۔ اس حوالے سے جو من میں آئے سو کہو تم جو کہو گے ہم اس کا جواب آن غزل

دیں گے۔ واللہ! پہلے پہلے آج سے کوئی تیس ۳۰ بتیس ۳۲ سال قبل جب کوئی اس طرح کی حرکت کرتا جیسی ابن خبلیث تم نے کی ہے تو میں پریشان ہوا کرتا تھا مگر اب تو مجھے بھی لطف آتا ہے تمہاری تردید کرنے کا اور تمہاری تحقیق وعلم پر میں بھی خراج...... بھیجتا ہوں۔

ایک بات تو بتاؤ۔

ابنِ خبلیث! ایک بات تو بتاؤ، سچ کہنا، تم نے جو پورا زور لگا کر جشن عید میلاد النبی ﷺ کی مخالفت کی اب تو پچھلے سالوں کی نسبت کافی کمی آ گئی ہوگی۔ محافل میلاد النبی ﷺ میں اب تو بازار سجنے بند ہو گئے ہوں گے۔ اب ابن خبلث چپ ہوگا نہیں بولے گا۔ وہ خاموش اور اہلِ حق گویا۔ سنیں اللہ! کی جلالت کی قسم محافل میلاد کم ہونا تو درکنار پہلے سے کہیں بڑھ گئی ہیں ہر مؤمن چاہتا ہے اس کے گھر میں بھی محفل میلاد ہو۔ بازار پہلے سے زیادہ سج رہے ہیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم

ابنِ خبلیث لکھتا ہے:

اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ کہا ہے ابوبکر صدیق ﷺ نے

اور حیات النبی ﷺ کے نام پہ دکانیں چلا رہے ہو

بخاری شریف کی حدیث مبارک کا، ایک جز نقل کر کے خود ہی اس کا اردو میں ترجمہ بھی کیا ہے لیجئے رکھیئے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ، کلیجہ تھام لیجئے، حواس پر قابو رکھیئے گا اور پڑھیئے ابن خبلیث کا ترجمہ لکھتا ہے:

بے شک محمد ﷺ مر چکے ہیں

جس بد بخت کا انداز تحریر یہ ہو اس کو تو پکڑ کر جوتے مارنے چاہئیں ایسا شخص کسی رعایت کا مستحق ہرگز نہیں۔ جو یوں کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت ہو ہاں اگر یہ خیال ذہن میں آئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ کا ترجمہ کیا ہوگا تو سادگی سے عرض کروں گا۔ اس کا ترجمہ ہے:

بیشک حضرت محمد ﷺ نے وصال فرمایا

بیشک حضرت محمد ﷺ نے پردہ فرمایا

بیشک حضرت محمد ﷺ نے رحلت فرمائی

بے شک امام الانبیاء علیہ السلام دنیا سے رخصت ہوئے

بے شک امام الرسل حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گئے

بے شک حضرت محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں۔

اوپر حدیث شریف کا ایک جز نقل کیا گیا ہے اور اسی جز سے استدلال کر لیا گیا جو کہ قطعاً لائق التفات نہیں۔ مزہ تو جب تھا کہ ابن خبلیث پوری حدیث نقل کرتا مگر ایسا نہیں ہوا آخر کوئی تو وجہ ہوگی جو ساری حدیث نقل نہ کی۔ میں بخاری شریف کی پوری حدیث نقل کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رسول اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقامِ سُنح میں تھے۔ راوی اسمٰعیل کا کہنا یہ ہے کہ یہ مقام مدینہ منورہ کے بالائی حصہ پر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے۔ اللہ! کی قسم رسول اللہ ﷺ نے وفات نہیں پائی۔ وَاللّٰہِ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے دل میں یہی بات سمائی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اٹھائے گا اور آپ کافروں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے چادر ہٹائی اور بوسہ دیا اور کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ موت و حیات دونوں میں پاکیزہ ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتوں کا مزہ نہ چکھائے گا اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہاں ہے وہ قسم اٹھانے والا وہ صبر سے کام لے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گفتگو سن کر حضرت عمر بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد فرمایا:

اَلَا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ وَ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتَ! (بخاری جلد اوّل ص ۵۱۷) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

سنو! جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ حضرت محمد ﷺ وفات پا گئے اور جو اللہ تعالیٰ ک عبادت کرتا تھا تو وہ حی زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ آپ غور فرمائیں حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول:

فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ

بیشک محمد صلی اللہ علہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

ابن خبلیث نے ایک صحابی رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول نقل بھی کر دیا اور اس سے استدلال بھی کر لیا لیکن دوسرے عظیم المرتبت صحابی رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول مبارک نہ نقل کیا اور نہ اس سے استدلال کیا۔ میرا سوال صرف اتنا ہے:

اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول درست ہے اور یقیناً درست ہے تو کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول......؟

یقیناً وہ بھی درست ہے۔

اے ابن خبلیث! تمھیں قَدْمَاتَ اور مَامَاتَ میں فرق کرنا نہیں آتا اگر قَدْمَاتَ کا ترجمہ تمہیں آتا ہے تو مَامَاتَ کا ترجمہ کیوں نہیں آتا۔

ہم نے عام لام بندی کر دی ہے۔ تم نے کیا سمجھا تھا میلاد منانے والوں پر زبان کھول کر، ان پر طعن کر کے، ان کو سبّ و شتم کر کے اور ان کو فسادی قرار دے کر خود اطمینان سے رہو گے۔ نہیں اب تمھاری بھی نیندیں اڑیں گی تم بھی اب چین سے نہ رہو گے تم پر بھی کوہِ قیامت ٹوٹے گا۔

بخاری شریف کی حدیث:

ہمارا عقیدہ یہ ہے نبی کریم رؤف و رحیم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر موت آئی۔ کل نفس ذائقۃ الموت کا مصداق پورا ہوا۔ چونکہ جس کو موت نہیں آتی وہ صرف اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حی ہے وہ قیوم ہے اس کو کبھی موت نہ آئے گی وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ نبی کریم ﷺ پر مخلوق ہونے کے ناطے موت آئی۔ مگر یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موت اضطراری نہ تھی بلکہ اختیاری تھی۔

ابن خبلیث کو فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ والی بخاری شریف کی حدیث تو فوراً یاد آئی مگر اسی

بخاری شریف کی وہ حدیث یاد نہ آئی جس میں موت رسول ﷺ کو اختیاری قرار دیا گیا ہے۔

مولانا ظفر علی خان نے خوب کہا ہے:

بن حُبِ نبی ﷺ جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار ان کو نہیں آتی بخاری

لیجئے وہ حدیث شریف میں سنا دیتا ہوں میں نقل کر دیتا ہوں آپ پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ ایمان تازہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی موت اضطراری نہ تھی:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم تاجدار عرب وعجم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَ بَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ (بخاری جلد ۲ ص ۵۱۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، باب قول النبی ﷺ سدّوا الابواب الا باب ابی بکر، رقم الحدیث ۳۸۴

بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا کہ وہ (اگر چاہے) دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کو پسند کرے تو اس بندے نے اس کو اختیار کر لیا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔

یہ فرمانِ عالی شان سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا صحابہ کرام فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رونا عجب لگا کہ رسول اکرم ﷺ نے تو کسی ایک آدمی کا ذکر کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے (موت وحیات کا اختیار دیا) بھلا وہ کون ہوسکتا ہے وہ خود رسول محتشم ﷺ ہی ہیں۔

یہ حدیث جامع ترمذی میں بھی آئی ہے۔ وہاں الفاظ اس سے بھی زیادہ بیّن ہیں۔ لیجئے مطالعہ فرمائیے:

اِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهٗ رَبُّهٗ بَيْنَ اِنْ يَّعِيْشَ فِي الدُّنْيَا مَاشَاءَ اِنْ يَّعِيْشَ وَ يَاْكُلُ

فِي الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَّاْكُلَ وَ بَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ الخ

(جامع ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۷ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی) الجامع للترمذی، ابواب المناقب، باب ۵۴۰، رقم الحدیث ۱۵۹۳

بے شک ایک بندے کو رب تعالیٰ نے اختیار دے دیا کہ اگر وہ چاہے تو ہمیشہ دنیا میں رہے اور یہاں رہ کر جو چاہے تناول فرمائے یعنی کھائے پیئے اور وہ چاہے تو اپنے رب سے ملاقات کرے تو اس بندے نے اپنے رب تعالیٰ کی لقاء کو پسند کر لیا۔

یہ حدیث شریف صاف صاف بتا رہی ہے امام الانبیاء علیہ السلام کی موت اضطراری نہ تھی بلکہ اختیاری تھی۔ اگر آپ چاہتے تو قیامِ قیامت تک دنیا میں رہتے اور آپ کو موت نہ آتی لیکن آپ نے موت کو اختیار کر لیا۔ اس نقطہ پر اگر تھوڑا سا غور کر لیا جاتا تو یوں قلم چلانے کی ہرگز ضرورت نہ پڑتی بلکہ ادبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملحوظ خاطر رہتا اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدے کو چیلنج نہ کیا جاتا۔ جس طرح اس مبارک عقیدے کا بطلان بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ صراصر غلط ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ تھا امام الانبیاء علیہ السلام کو موت آئی ضرور ہے مگر اضطراری (مجبوراً) نہیں آئی بلکہ اختیاری طور پر آئی ہے۔ آپ کا یہی عقیدہ تھا کہ باوجود موت کے طاری ہوجانے کے آپ زندہ ہیں۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر اظہار تشکر کرنا، یقیناً ایمان کی بیّن علامت ہے۔ مبارک ہو اہل ایمان کو، مژدہ ہو اہل دیں کو اور خوشخبری ہو غلامانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جشنِ میلاد مناتے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم حشر تک اپنے پیارے آقا مولیٰ علیہ السلام کے میلاد شریف پر اظہار مسرت کرتے رہیں گے کوئی روک نہیں سکتا بلکہ آہستہ آہستہ مخالف بھی محفل میلاد کرنے ہی لگ جائیں گے۔

ابن جلیبیث لکھتا ہے:

شرم ہے تو ڈوب کے مر جاؤ میلادیو
سوائے ابلیس کے آج سبھی آنسو بہا رہے ہیں

شرم مگر تم کو آتی نہیں، اگر عقل و دانش تمھارے پلے ہوتی تو تم یوں ہرگز نہ کہتے جو بندہ عقل سے
پیدل ہو جائے اس کا کیا علاج ہے۔ ہاں اگر عقل بازار میں بکتی ہوتی تو میں پانچ سو روپے کی لے کر
تمہیں پارسل کر دیتا مگر افسوس کہ بازار میں بکتی نہیں۔

میں کہوں گا۔ ہم ۱۲ ربیع الاوّل کیم عام الفیل کا جشن مناتے ہیں نبی کریم علیہ السلام کی آمد
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر ابلیس رویا تھا اور سچ کہا کسی عاشق نے غالباً مفتی احمد یار
نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوا ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اے ابنانِ خبلیث شرم تو تمھیں آنی چاہیے۔ گندی نالی میں ڈوب کر تمھیں مر جانا چاہئے۔ اب تو تم
منہ دکھانے کے بھی لائق نہیں رہے میں تو گھٹیا زبان استعمال کرنے کا عادی نہیں ورنہ تمھاری
ہوایاں اڑا کے رکھ دیتا۔ تمھارا دماغ گما دیتا تمھاری فہم کو تگنی کا ناچ نچوا دیتا۔ تمھارے ہاتھ میں
ڈگڈگی دے کر ایک عدد بندر بھی ہمراہ کر دیتا اور تم جگہ جگہ اپنے فن کا مظاہرہ کرتے اور لوگ تمھیں
خوب داد دیتے بلکہ ایک عدد ریچھ بھی ہمراہ کر دینا چاہئے تا کہ کبھی خود کو دیکھو اور کبھی اس کو اور ایک
نظر میں دونوں میں کچھ فرق دکھائی نہ دے ابھی تو میں نے رعایت کی ہے ورنہ میلاد شریف کے
دشمنوں کے ساتھ تو اس سے بھی کہیں بُری ہونی چاہئے۔

اے غلامانِ محمد ﷺ ڈٹ کر جشنِ میلاد مناؤ گھر گھر محافل میلاد کرو لنگر تیار کرو مٹھائیاں
بانٹو خوش ہو جاؤ، خوش رہو برکتیں پاؤ عزتیں حاصل کرو۔

ویسے تو کسی بھی دن اور مہینے میں کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو اس پر بہت اجر مرتب ہوتا ہے
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مشکلیں آسان فرماتا ہے لیکن ماہِ بہاراں، ماہ ربیع الاوّل شریف میں اگر
کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو اس کی برکات کہیں زیادہ ہو جاتی ہیں اور قبولیت بھی جلدی ہو جاتی
ہے۔ اس لئے میں نے جہاں میلاد شریف کے منکروں کا ردّ کیا ہے اور میلاد شریف منانے کو
باعثِ برکت ثابت کیا ہے اور یہ ترغیب دی ہے کہ اھلِ ایمان کو گھر گھر محفل میلاد النبی ﷺ
منعقد کرنی چاہئے۔

اس کے ساتھ ساتھ مختصر وظائف بھی لکھ دیتا ہوں تا کہ پڑھنے والوں کو اور بھی برکات

حاصل ہوں اور ان کے بگڑے کام بن جائیں۔ سب سے پہلے تو نہایت ادب سے عرض کروں گا
کہ آپ درود و سلام کی کثرت رکھیں روزانہ کم از کم ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں یوں تو
سارے ہی درود شریف باعثِ برکت ہیں لیکن اس طرح پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اگر یوں پڑھ لیا کریں تو اور بھی ثواب ہوگا۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ عَلٰى اٰلِكَ
وَاَصْحَابِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جو جمعہ المبارک کو نمازِ عصر پڑھنے کے بعد وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر یہ درود ۸۰ اسّی مرتبہ
پڑھے اس کے اَسّی ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اَسّی ۸۰ ہی سال کی عبادت کا ثواب اس
کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔ حدیث میں ہے درود شریف پڑھنے والے کا پل صراط سے
گزرنا آسان ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا

یہ درود شریف عبارت کے اعتبار سے مختصر ہے مگر اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت ہی بڑا خزانہ ہے اللہ
تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

مشکلات کے حل کے لئے اکسیر:

اگر کوئی کسی مشکل میں پھنس جائے اور مشکل حل نہ ہو رہی ہو تو وہ دو نفل عام طریقے سے
پڑھ کر اصحاب بدر کی بارگاہوں میں بطور ہدیہ پیش کرے پھر ان تین سو تیرہ ۳۱۳ کے وسیلے سے دعا
مانگے اِن شاء اللہ مشکل حل ہوگی۔ آزمودہ ہے۔ جب کام ہو جائے تو ۳۱۳ تین سو تیرہ روپے
ہمارے مدرسہ (جامعہ اسلامیہ رضویہ، کالج روڈ شاہ خالد ٹاؤن شاہدرہ لاہور) کو دے دے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے ایک مرتبہ میں نے کسی حاجت کے لئے دو نفل پڑھے سلام پھیر کر
دعا مانگنے کے بعد ابھی دوسری جگہ بیٹھا ہی تھا کہ پتہ چلا کام ہو گیا۔

دوسری مرتبہ پھر کسی مشکل میں یہ دو نفل پڑھے ابھی سلام پھیر کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا ہی رہا تھا کہ باہر دستک ہوئی پتہ چلا کام ہو گیا سبحان اللہ کیسا عظیم وظیفہ ہے۔

تیسری بار دو نفل پڑھ کر دعا مانگ کر فارغ ہوا تو اطلاع آئی کام ہو گیا۔

میں اجازت عام دیتا ہوں جو چاہے خود بھی یہ نفل پڑھے اور آگے بھی اجازت دے دے۔ بس کام ہو جانے کے بعد ۳۱۳ روپے ہمارے مدرسہ کو دے دے۔

شادی کے لیے وظیفہ!

اگر شادی میں تاخیر ہو رہی ہو تو، یا کوئی رکاوٹ پڑی ہو تو بندش وغیرہ کی صورت میں، جن کی شادی نہیں ہو رہی وہ لڑکی یا لڑکا تین سو ۳۰۰ مرتبہ روزانہ "یا عزیز" کی تسبیح کریں ان شاء اللہ شادی کا اعلیٰ انتظام ہو جائے گا۔ جب کام ہو جائے تو میرے مدرسہ (جامعہ اسلامیہ رضویہ شاہدرہ لاہور) کو ۳۱۳ روپے بھیج دیں۔

دل کی بیماری کا علاج:

اللہ نہ کرے اگر کسی کو دل کی کوئی بیماری ہو تو وہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ یہ پڑھ لے۔ ان شاء اللہ شفاء ہو گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ دل مارا کن مستقیم بحق اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

اس وظیفے کی برکت یہ ہو گی کہ دل بالکل مطمئن ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت پیدا ہو گی۔

اگر آپ اپنی زندگی کو موافق سنت ڈھالنا چاہیں تو ہر جمعرات کو نماز عشاء کے بعد حلقۂ ذکر و بیان میں جامعہ اسلامیہ رضویہ شاہدرہ لاہور تشریف لائیں ان شاء اللہ زندگی پُرسکون ہو جائے گی اور ہزار ہا برکات میسر آئیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب علیہ السلام کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد ارشد القادری

یکم فروری ۲۰۱۲ء ۸ ربیع الاول ۱۴۳۳ء بدھ
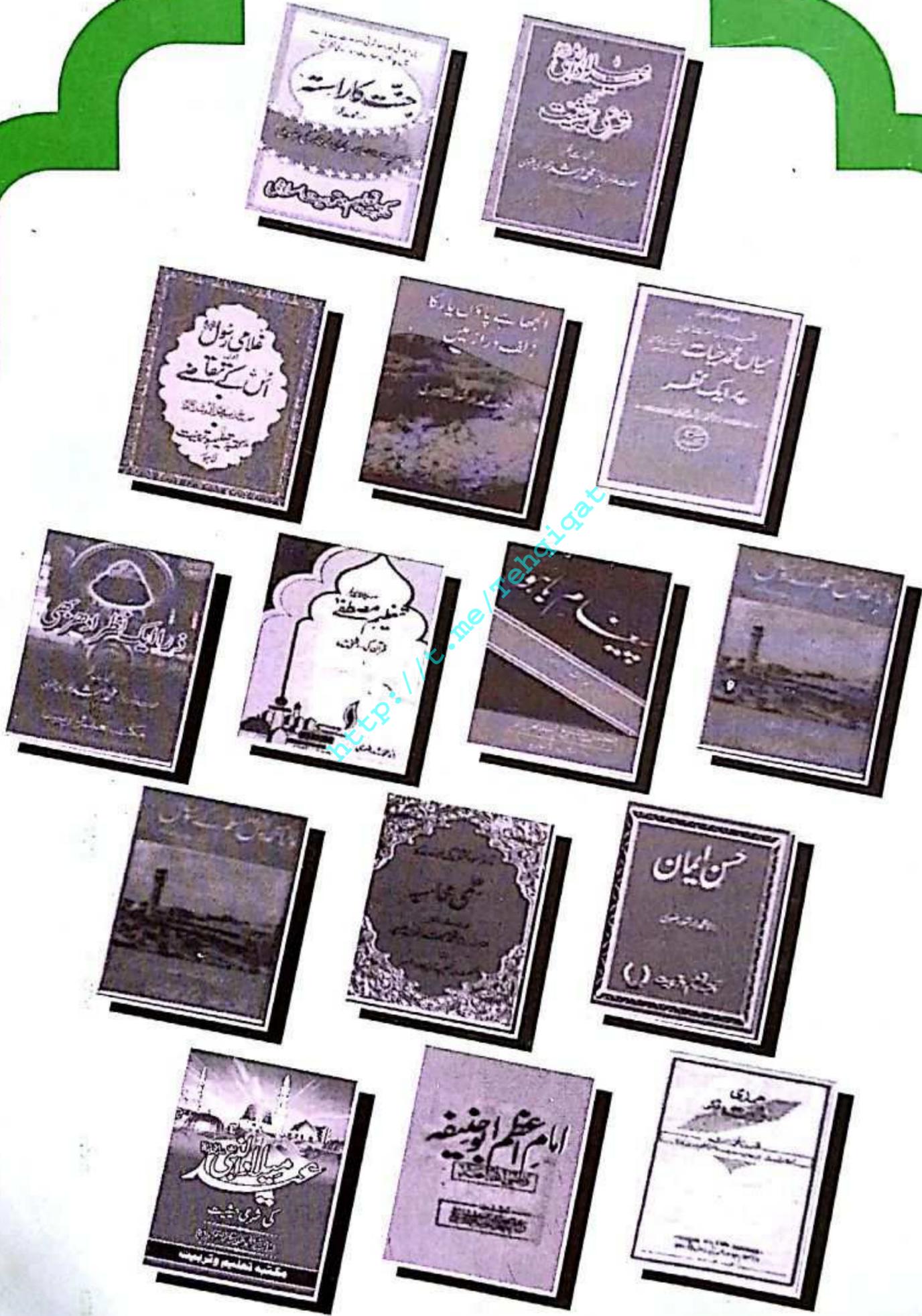
مکتبہ کی دیگر مطبوعات
حسن ایمان
امام اعظم ابوحنیفہ
جامعہ اسلامیہ رضویہ عزیز ٹاؤن نزد گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین
فیروز والہ رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور۔فون:042-37962152